عشاء کی نماز کے بعد کچھ دیر سو کر تہجد پڑھنا

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

عشاء کی نماز کے تھوڑی دیر بعد سو کر تہجد پڑھ سکتے ہیں یا فجر سے تھوڑی دیر پہلے پڑھنا ضروری ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

تہجد کی نماز کے لیے عشاء کے فرضوں کے بعد سونا شرط ہے، لہٰذا جو نمازِ عشاء کے بعد کچھ دیر کے لیے سو گیا وہ اٹھنے پر طلوع فجر سے پہلے تہجد پڑھ سکتا ہے، چاہے کوئی سا بھی وقت ہو، اس سے معلوم ہوا تہجد کا فجر سے تھوڑی دیر پہلے ہونا ضروری نہیں، بلکہ مذکورہ شرط کے ساتھ رات کے کسی حصے میں بھی تہجد پڑھی جا سکتی ہے، ہاں! بہتر وقت آدھی رات کے بعد والا ہے۔

المعجم الکبیر میں ہے "عن الحجاج بن عمرو بن غزية صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: انما التهجد المرء يصلى الصلاة بعد رقدة "ترجمہ: حجاج بن عمرو بن غزیہ رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں، ان سے مروی ہے: آپ فرماتے ہیں کہ تہجد یہ ہے کہ بندہ قدرے سونے کے بعد نماز ادا کرے۔ (المعجم الکبیر، رقم الاثر 3216، جلد 3، صفحہ 225، مطبوعہ قاھرۃ)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "نمازِ تہجد وہ نفل کہ بعد فرضِ عشا قدرے سو کر طلوعِ فجر سے پہلے پڑھے جائیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 409، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ امجدیہ میں فرماتے ہیں: "نمازِ عشاء پڑھ کر سونے کے بعد جب اٹھے، تہجد کا وقت ہے اور یہ وقت طلوعِ فجر تک ہے اور بہتر وقت بعدِ نصف شب ہے اور اگر سویا

نہ ہو، تو تہجد نہیں اگرچہ جو نفل پڑھے جائیں، صلوٰۃ اللیل انھیں شامل کہ صلوٰۃ اللیل تہجد سے عام ہے۔ "(فتاویٰ امجدیہ، جلد1، صفحہ243، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد بلال عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3873

تاریخ اجراء: 30ذوالقعدۃ الحرام1446ھ/28مئی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net